

کیا غدیر کے دن صرف اعلان ولایت کیا گیا؟

<?xml encoding="UTF-8">

بعض لوگوں نے اپنی تقاریر اور تحریروں میں بغیر کسی تحقیق اور تدبّر کے واقعہ غدیر کے بارے میں لکھا اور کہا کہ (غدیر کا دن اعلان ولایت کا دن ہے -) اور اس بات کی اتنی تکرار کی گئی کہ قارئین اور سامعین کے نزدیک یہ بات ایک حقیقت بن گئی اور سب نے اس کو عقیدے کے طور پر قبول کر لیا۔

سطحی طرز تفکر اور پیام غدیر:

واقعاً کیا غدیر کے دن صرف اعلان ولایت کیا گیا؟ مشہور اہل قلم و بیان کے قلم و بیان سے یہی بات ثابت ہوتی ہے جو غلط فہمی کا سبب بنی جس کے نتیجے میں لوگوں کو واقعہ غدیر سے صحیح اور حقیقی آگاہی حاصل نہ ہو سکی درست ہے کہ عید غدیر کے دن (ولایتِ عترت) کا اعلان بھی کیا گیا ، لیکن روز غدیر کو صرف ولایت کے اعلان سے ہی مخصوص نہیں کیا جاسکتا ۔

اگر کسی نے کم علمی ، عدم آگاہی یا اپنی سطحی سوچ کی وجہ سے اس قسم کا دعویٰ کیا ہے اور اخباروں رسالوں اور مختلف جرائد میں ایسا لکھا گیا ہے تو کوئی بات نہیں ، لیکن اس کے بر طرف کرنے کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا غدیر کی حقیقت کو شائستہ اور دلنشین انداز میں بیان کر کے امت مسلمہ کی جان و دل کو پاک کیا جائے ۔

۱۔ ولایت کا اعلان غدیر سے پہلے:

روز غدیر رسول اکرم [ص] کے اہم کاموں میں سے ایک کام اعلان ولایت تھا نہ صرف روز غدیر بلکہ آغاز بعثت سے غدیر تک ہمیشہ آپ [ص] حضرت علی - کی (ولایت) اور (وصایت) کے بارے میں لوگوں کو بتاتے رہے۔ اگر غدیر کا دن صرف اعلان ولایت کے لئے تھا تو فرصت طلب منافقین اتنا ہاتھ پاؤں نہ مارتے اور پیامبر گرامی [ص] کے قتل کا منصوبہ نہ بناتے، کیونکہ آپ [ص] بارہا مدینہ میں ، اُحُد میں، خیبر میں ، بیعت عقبہ میں، بعثت کے آغاز پر، ہجرت کے دوران، غزوہ تبوک کے موقع پر اور کئی حساس موقعوں پر علی - کی ولایت کا اعلان کر چکے تھے۔

اپنے بعد کے امام اور حضرت علی [ع] کے فرزندوں میں سے آنے والے دوسرے اماموں کا تعارف ناموں کے ساتھ کروا چکے تھے، مگر کسی کو دکھ نہ ہوا، کچھ منافق چہرے بھی وہاں موجود تھے لیکن انہوں نے کسی قسم کی سازش نہیں کی، کوئی قتل کا منصوبہ نہیں بنایا کیوں ؟ اس لئے کہ صرف اعلان ولایت ان کے پوشیدہ مقاصد کے لئے کوئی خطرے والی بات نہیں تھی ، غدیر سے پہلے اعلان ولایت کے چند نمونے پیش خدمت ہیں :

۱۔ ولایتِ علی - کا اعلان آغاز بعثت میں:

حضرت امیر المؤمنین - کی ولایت کا اعلان غدیر کے دن پرمحصر نہیں بلکہ آغاز بعثت کے موقع پر ہو چکا تھا، سیرہ ابن ہشام میں ہے کہ بعثت کو ابھی تین سال بھی نہ گزرے تھے کہ خداوند عالم نے اپنے حبیب سے فرمایا :

(اَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْاقْرَبِينَ) (سورہ شعراء / ۲۱۴)

(اے رسول تم اپنے قرابت داروں کو عذاب الہی سے ڈراؤ)

اس آیت کے نازل ہو تے ہی پیغمبر [ص] کی اسلام کے لئے مخفیانہ دعوت تمام ہو گئی اور وہ وقت آگیا کہ اپنے قریبی رشتہ داروں اور قرابت داروں کو اسلام کی دعوت دیں تمام مفسرین اور مؤرخین تقریباً بالاتفاق یہ لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو پیغمبر [ص] نے اپنے رشتہ داروں کو اسلام کی دعوت دینے کا بیڑہ اٹھا لیا، اور یہی وجہ تھی کہ آپ [ص] نے حضرت علی - کو گوشت اور شیر (دودھ) سے غذا بنانے کا حکم دیا اور کہا کہ بنی ہاشم کے بڑے لوگوں میں سے چالیس یا پینتالیس لوگوں کو کھانے پر دعوت دیں (۱) دعوت کی تیاریاں ہو گئیں ، سب مہمان مقررہ وقت پر آنحضرت [ص] کی خدمت میں حاضر ہو گئے ، لیکن کھانے کے بعد (ابو لہب) کی بیہودہ اور سبک باتوں کی وجہ سے مجلس درہم برہم ہو گئی اور کوئی خاطر خواہ نتیجہ حاصل نہ ہو سکا ، تمام مدعوین کھانا کھا کر اور دودھ پی کر واپس چلے گئے۔

حضوراکرم [ص] نے فیصلہ کیا کہ اسکے دوسرے دن ایک اور ضیافت کا انتظام کیا جائے اور ایک بارپھر ان سب لوگوں کو دعوت دی جائے ، رسولِ خدا [ص] کے حکم سے حضرت علی - نے ان لوگوں کو دوبارہ کھانے اور آنحضرت [ص] کے کلمات سننے کی دعوت دی سارے مہمان ایک مرتبہ پھر مقررہ وقت پر حاضر ہو گئے ، کھانے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد جناب رسولِ خدا نے فرمایا:

(جو اپنی اُمت کا حقیقی اور واقعی راہنما ہوتا ہے وہ کبھی ان سے جھوٹ نہیں بولتا اس خدا کی قسم کہ جس کے سوا کوئی خدا نہیں ، میں اسکی طرف سے تمہارے لئے اور سارے جہان والوں کے لئے بھیجا گیا ہوں ہاں اس بات سے آگاہ ہو جاؤ کہ جس طرح سوتے ہو اس ہی طرح مرجاؤ گے ، اور جس طرح بیدار ہوتے ہو اس ہی طرح قیامت کے دن زندہ ہو جاؤ گے اعمال نیک بجا لانے والوں کو جزائے خیر اور بُرے اعمال و الوں کو عذاب میں مبتلا کیا جائے گا ، نیک اعمال والوں کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنت اور بدکاروں کے لئے ؛ ہمیشہ کے لئے جہنم تیار ہے میں پورے عرب میں کسی بھی شخص کو نہیں جانتا کہ جو کچھ میں اپنی اُمت کے لئے لایا ہوں اس سے بہتر اپنی قوم کے لئے لایا ہو ؛ جس میں بھی دنیا و آخرت کی خیر اور بھلائی تھی میں تمہارے لئے لے کر آیا ہوں میرے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم لوگوں کو اسکی وحدانیت اور اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دوں۔) اسکے بعد فرمایا :

(وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا جَعَلَ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ أَخًا وَ زَوْجَرًا وَ وَارِثًا وَ وَصِيًّا خَلِيفَةً فِي أَهْلِهِ فَأَيُّكُمْ يَقُومُ فَيُبَايِعُنِي عَلَى أَنَّهُ أَخِي وَ وَارِثِي وَ زَوْجِرِي وَ وَصِيٌّ وَيَكُونُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)

بتحقیق خداوند عالم نے کوئی نبی نہیں بھیجا کہ جسکے قریبی رشتہ داروں میں سے اس کے لئے بھائی ، وارث ، جانشین ، اور خلیفہ مقرر نہ کیا ہو پس تم میں سے کون ہے جو سب سے پہلے کھڑا ہو اور اس امر میں میری

بیعت کرے اور میرا بھائی ، وارث ، وصی اور وزیر بنے تو اسکا مقام اور منزلت میری نسبت و ہی ہے جو موسیٰ کی نسبت ہارون کی تھی فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی پیامبر نہیں آئے گا ۔ (2)

آپ [ص] نے اس جملے کو تین بار تکرار فرمایا : ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا :

(فَإِيَّكُمْ يُوَارِثُنِي عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ وَ أُنْ يَكُونُ أَخِي وَ وَصِيَّي وَ خَلِيفَتِي فِيكُمْ؟) (3)

(پس تم میں سے کون ہے جو اس کام میں میری مدد کرے اور یہ کہ وہ تمہارے درمیان میرا بھائی ، وصی اور خلیفہ ہو گا؟) آنحضرت [ص] نے یہ جملہ ارشاد فرمانے کے بعد کچھ دیر توقف کیا تاکہ دیکھ سکیں کہ ان لوگوں میں سے کس نے انکی دعوت پر لبیک کہا اور مثبت جواب دیا؟ سب لوگ سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت علی - کو دیکھا (جنکا سن اس وقت ۱۵ سال سے زیادہ نہ تھا۔) کہ وہ کھڑے ہوئے اور سکوت کو توڑتے ہوئے

پیغمبر [ص] کی طرف رخ کر کے فرمایا: (اے خدا کے رسول [ص]! میں اس راہ میں آپکی مدد کروں گا ۔)

اسکے بعد وفاداری کی علامت کے طور پر اپنے ہاتھ کو جناب ختمی مرتبت [ص] کی طرف بڑھا دیا ، رسول خدا [ص] نے بیٹھ جانے کا حکم دیا ؛ اور ایک بار آپ [ص] نے اپنی بات دہرائی، پھر حضرت علی - کھڑے ہوئے اور اپنی آمادگی کا اظہار کیا ، اس بار بھی آپ [ص] نے بیٹھ جانے کا حکم دیا ؛ تیسری دفعہ بھی حضرت علی - کے علاوہ کوئی کھڑا نہ ہوا، اس جماعت میں صرف حضرت امیر المؤمنین - تھے جو کھڑے ہوئے اور آنحضرت [ص] کے اس مقدس ہدف کی حمایت اور پشت پناہی کا کھلا اظہار کیا اور فرمایا:

(یا رسول اللہ [ص] میں اس راہ میں آپکا مدد گار و معاون رہوں گا۔)

آنحضرت [ص] نے اپنا دست مبارک حضرت علی - کے دست مبارک پر رکھا اور فرمایا: ”إِنَّ هَذَا أَخِي وَ وَصِيَّ وَ خَلِيفَتِي عَلَيْكُمْ فَاسْمَعُوا لَهُ وَ اطِيعُوهُ .“

بے شک یہ علی - تمہارے درمیان میرا بھائی ، وصی اور جانشین ہے اسکی بات سنو اور اسکی اطاعت کرو، پیغمبر [ص] کے اپنوں نے اس موضوع کو بہت سادہ اور عام سمجھا اور یہاں تک کہ بعض نے تو مذاق اڑا یا اور جناب ابوطالب - سے کہا آج کے بعد اپنے بیٹے علی - کی بات غور سے سنو اور اسکی اطاعت کرو۔ لہذا ولایت کا اعلان ، رسول اللہ [ص] کی بعثت کے ۳ سال بعد اور اسلام رائج ہوتے وقت ہی ہو گیا تھا اور غدیر خم سے پہلے ہی آنحضرت [ص] کے قرابت داروں اور بزرگانِ قریش کے کانوں تک پہنچ گیا تھا ۔

۲۔ جنگ تبوک کے موقع پر اعلان ولایت :

(حدیث منزلت) ۹ ہجری میں آنحضرت [ص] نے تبوک کی طرف لشکر کشی فرمائی ، چونکہ یہ لشکر کشی بہت طولانی تھی اور آپ [ص] کو اسلامی حکومت کے دار الخلافہ سے بہت دور شام کی سرحدوں تک جانا تھا، اس امر کی ضرورت تھی کہ ایک قدرت مند اور بہادر مرد مدینہ میں آپ [ص] کا جانشین ہو ؛ تاکہ حکومت کے مرکز اور صدر مقام پر امن و امان کی فضا بحال رہے اس لئے حضور اکرم [ص] نے بہتر یہ سمجھا کہ حضرت علی ابن ابی طالب - کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کریں ۔

آپ [ص] کی تبوک کی طرف روانگی کے فوراً بعد ہی منافقوں نے شہر مدینہ میں چر چا شروع کردیا کہ (نعوذ باللہ) رسول خدا [ص] حضرت علی ابن ابی طالب - سے ناراض ہیں اور اب ان سے محبت نہیں کرتے ، اور اس بات کی

دلیل یہ ہے کہ اپنے ساتھ لے کر نہیں جا رہے، یہ بات حضرت علی - پر گراں گذری اور آپ - اس کو برداشت نہ کر سکے اس لئے تبوک کے راستے میں پیغمبر [ص] کی خدمت میں پہنچے اور عرض کی :
یا رسول اللہ [ص] یہ لوگ ایسی ایسی بات کر رہے ہیں حضرت ختمی مرتبت [ص] نے فرمایا :
(اَنْتَ مَنِیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوسٰی ، اِلَّا اَنْهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی)

اے علی ! تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسی ہی ہے جیسے ہارون - کی موسیٰ - کے ساتھ تھی لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (4)
یعنی : تمہیں اس لئے مدینہ میں رہنا ہے کہ جب بھی موسیٰ اپنے پروردگار کے امر کی بجاآوری کے لئے جاتے تھے،
تو اپنے بھائی کو اپنی جگہ پر بٹھا کر جاتے تھے۔
(وَ قَالَ مُّوسٰی لَا خِیْہَا رُوْنٌ اُخْلَفْنِیْ فِی قَوْمِیْ وَ اَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ) (5)

اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا : میری اُمت میں میرے جانشین رہو ، اور انکی اصلاح کرنا اور مفسدین کی راہ پر مت چلنا، مذکورہ حدیث میں بھی واقعہ غدیر سے پہلے حضرت امیر المؤمنین - کی وصایت و ولایت کا اعلان ہو چکا تو پھر کیا ضرورت تھی کہ اتنے تپتے ہوئے صحرا میں صرف ولایت کے اعلان کے لیے لوگوں کو روکا جائے ۔

۳۔ حضرت علی - کے رہبر ہونے کا اعلان غدیر سے پہلے:

لفظ (یعسوب) کے معنی رئیس ، بزرگ اور اسلام کے سرپرست کے ہیں۔ (6)
رسول اکرم [ص] نے حضرت علی - کے بارے میں کچھ اس طرح ارشاد فرمایا !
(یَا عَلِیُّ اِنَّكَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَ قَدْ اَدْخَلْنَاكَ الْجَنَّةَ) (7)
اے علی - ! تم مومنین کے بزرگ اور رہبر ہو اور پرہیز گاروں کے امام ہو اور با ایمان عورتوں کے رہبر ہو (جناب امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا : (اَنَا یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمَالُ یَعْسُوْبُ الْفَجَّارِ) ابن ابی الحدید امیر المؤمنین کے کلام کی شرح کرتے ہوئے لکھتا ہے ! یہ کلمہ خدا کے رسول [ص] نے امام علی - کے بارے میں ارشاد فرمایا: ایک بار ” اَنْتَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ “ کے لفظوں کے ساتھ اور دوسری بار ” اَنْتَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ “ کے لفظوں کے ساتھ، اور ان دونوں کے ایک ہی معنی ہیں گویا امیر المؤمنین - کو مؤمنین کا رئیس اور سید و سردار قرار دیا ہے (8) نیز اپنی شرح کے مقدمہ میں لکھتا ہے : اہل حدیث کی روایت میں ایک کلام نقل ہوا ہے جس کے معنی امیر المؤمنین کے ہیں، اور وہ یہ ہے کہ فرمایا:

” اَنْتَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الظُّلْمَةِ . “ اے علی - ! تم دین کے رہبر اور مال گمراہوں کا رہبر ہے (ایک دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا :

بِذَا یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ (یہ علی - دین کے رہبر ہیں) ان دونوں روایتوں کو احمد بن حنبل نے اپنی کتاب (مسند) میں اور ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیاء میں نقل کیا ہے (9)

یاد رہے کہ یہ فضائل اور مناقب امام علی - کے ساتھ مخصوص ہیں اور منحصر بہ فرد ہیں، انکی خلافت کے دلائل میں سے ہیں اور واقعہ غدیر سے پہلے بیان کئے جاچکے ہیں ۔

۴۔ حضرت علی - کی امامت کا اعلان :

حدیث اعلان ولایت حضرت امیرالمؤمنین - کی ایک ایسی فضیلت ہے کہ جو آپ - کی ذات سے مخصوص ، منحصر بہ فرد اور آپ - کی خلافت اور امامت کے دلائل میں سے ہے ، ابن عباس نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا [ص] نے حضرت علی - سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: یا علی - ”اَنْتَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدَیْ وَمُؤْمِنَةٌ“ (10) آپ میرے بعد ہر مؤمن مرد و زن کے ولی اور رہبر ہیں (یہ حدیث بھی غدیر خُم کے اہم واقعہ سے پہلے رسول اکرم [ص] کی جانب سے صادر ہوئی سب لوگوں نے اسکو سنا بھی تھا اورحفظ بھی کر لیا تھا۔

۵ - پرہیزگاروں کے امام حضرت علی - :

رسول خدا [ص] سے نقل ہوا ہے کہ (أَوْحَى إِلَيَّ فِي ثَلَاثٍ، أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَفَاءُ الْعُرَى الْمُحَجَّلِينَ) رسول خدا [ص] نے فرمایا: تین بار حضرت علی - کے بارے میں مجھ پر وحی نازل ہوئی : علی - مسلمانوں کے سردار ، پرہیزگاروں کے امام اور با ایمان خواتین کے رہبر ہیں(11) اس طرح واضح اور روشن انداز میں ولایت کا اظہار بھی واقعہ غدیر سے پہلے ہو چکا تھا اور کسی سے پوشیدہ نہ تھا -

۶۔ علی - امیرالمؤمنین :

ایک اور بہت واضح اور روشن حقیقت یہ ہے کہ رسول گرامی اسلام [ص] نے واقعہ غدیر سے پہلے حضرت علی بن ابیطالب - کو (امیرالمؤمنین) کا لقب دیا جو کہ حضرت علی - کی امامت اور خلافت کی حکایت کرتا ہے اور یہ لقب آپ - کی ذات اقدس کے ساتھ مخصوص ہے۔

انس بن مالک : انس بن مالک نے نقل کیا ہے کہ میں جناب رسول خدا [ص] کا خادم تھا ؛ جس رات آنحضرت [ص] کو اُمّ حبیبہ کے گھر میں شب بسر کرنا تھی ، میں آنحضرت [ص] کے لئے وضوء کا پانی لے کر آیا تو آپ نے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا : ”يَا اَنَسُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ السَّاعَةُ مِنْ هَذَا الْبَابِ امِيرًا لِّلْمُؤْمِنِينَ وَخَيْرًا لِّلْوَصِيِّينَ ، اَفَدَمَ النَّاسَ سِلْمًا وَ اَكْثَرَ هُمْ عِلْمًا وَ اَزَجَّهُمْ حِلْمًا“

اے انس ! ابھی اس دروازے سے امیرالمؤمنین و خیر الوصیین داخل ہونگے؛ جو سب سے پہلے اسلام لائے جنکا علم سب انسانوں سے زیادہ ہے؛ جو حلم اور بردباری میں سب لوگوں سے بڑھ کر ہیں(۱) انس کہتے ہیں کہ! میں نے کہا کہ خدایا کیا وہ شخص میری قوم میں سے ہے؟ ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ میں نے دیکھا علی

بن ابیطالب - دروازے سے داخل ہوئے جبکہ رسول خدا [ص] وضو کرنے میں مشغول تھے، آپ [ص] نے وضو کے پانی میں سے کچھ پانی حضرت علی - کے چہرہ مبارک پر ڈالا۔

نقل شیخ مفید: ایک اور روایت میں شیخ مفید بہ سند خود ابن عباس سے نقل کرتے ہیں: رسول خدا [ص] نے اُمّ سلمیٰ سے فرمایا:

(إِسْمَعِي وَإِشْهَدِي هَذَا؛ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ)

(اے امّ سلمیٰ میری بات سنو اور اسکی گواہ رہنا کہ یہ علی [بن ابیطالب] - مؤمنوں کا امیر اور وصیوں کا سردار ہے۔)

نقل ابن ثعلبہ: شیخ مفید تیسری روایت میں بہ سند خود معاویہ بن ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں کہ (ابو ذر سے کہا گیا کہ وصیت کرو۔ ۱۔ ارشاد، ص ۲۰: شیخ مفید ابن مالک سے نقل کرتے ہیں۔ ۱۔ ابوذر نے کہا: میں نے وصیت کردی ہے۔

انہوں نے کہا: کس شخص کو؟

ابوذر نے کہا: امیر المؤمنین - کو،

انہوں نے کہا: کیا عثمان بن عفان کو؟

ابوذر نے کہا: نہیں امیر المؤمنین علی بن ابیطالب - کو جنکے دم سے زمین ہے اور جو اُمت کی تربیت کرنے والے ہیں۔)

نقل بریدہ بن اسلمی: بریدہ بن خضیب اسلمی کی خبر جو علماء کے درمیان مشہور ہے بہت سی اسناد کے ساتھ (کہ جنکا ذکر کلام کو طولا نی کرے گا) بُریدہ کہتا ہے کہ: جناب رسول خدا [ص] نے مجھے اور میرے ساتھ ایک جماعت (ہم لوگ سات افراد تھے ان میں سے منجملہ ابو بکر، عمر، طلحہ، زبیر تھے کو حکم دیا کہ: ”سَلِّمُوا عَلَيَّ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ“ علی - کو امیر المؤمنین کے کلمہ کے ساتھ سلام کیا کرو) ہم نے پیغمبر [ص] کی حیات اور ان کی موجودگی میں ان کو یا امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا۔ (12)

نقل عیاشی: عیاشی اپنی تفسیر میں نقل کرتا ہے کہ ایک شخص امام صادق - کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: (السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ) امام صادق - کھڑے ہو گئے اور فرمایا: یہ نام امیر المؤمنین علی - کے علاوہ کسی اور کے لئے مناسب نہیں ہے اور یہ نام خداوند عالم کا رکھا ہوا ہے اس نے کہا کہ آپکے امام قائم کو کس نام سے پکارا جاتا ہے؟ امام صادق - نے فرمایا:

(السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ) (13)

اور امام باقر - نے فضیل بن یسار سے فرمایا:

(يَا فَضِيلُ لَمْ يُسَمَّ بِهَا وَاللَّهِ بَعْدَ عَلِيٍّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا مُفْتَرٍ كَذَّابٌ إِلَى يَوْمِ النَّاسِ هَذَا) (14)

اے فضیل! خدا کی قسم علی - کے علاوہ کسی کو بھی اس نام (امیر المؤمنین) سے نہیں پکارا گیا اور اگر کسی کو پکارا گیا تو وہ خائن اور جھوٹا ہے۔)

واقعہ غدیر سے قبل حضور اکرم [ص] سے اتنی فراوان اور وسیع روایات و احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ روز غدیر (ولایت) کے اعلان کے لئے مخصوص نہیں تھا، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور اہم چیز حقیقت کے روپ میں سامنے آئی اور وہ حقیقت حضرت علی - کیلئے لوگوں کی بیعت عمومی تھی، کیونکہ اگر لوگوں کی عمومی بیعت نہ ہو تو امام - کی قیادت و رہنمائی قابل اجرا اور قابل عمل نہ رہے گی۔

۷۔ اعلان ولایت بوقت نزول وحی:

جب آنحضرت [ص] پر وحی کا نزول ہو رہا تھا تو آپ [ص] کی طرف سے حضرت علی - کی امامت اور وصایت کا بھی اعلان ہوا۔ امیر المؤمنین - نہج البلاغہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: جب وحی نازل ہو رہی تھی تو میں نے شیطان کی گریہ وزاری کی آواز سنی اور پیغمبر [ص] سے اس کی وجہ پوچھی ؛ جناب رسول خدا [ص] نے میرے سوال کے مناسب جواب کے ساتھ میری وصایت اور ولایت کو بھی بیان فرمایا۔

(15) وَلَقَدْ كُنْتُ اتَّبِعُهُ اتِّبَاعَ الْفَصِيلِ اَثَرُ اُمِّهِ * يَرْفَعُ لِي فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ اِخْلَاقِهِ عِلْمًا وَ يَأْمُرُنِي بِاِ لِّ قِتْدَاءٍ بِهِ وَ لَقَدْ كَانَ يُجَاوِرُ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِحِزَاءِ فَاَرَاهُ ، وَلَا يَرَاهُ غَيْرِي؛ وَلَمْ يَجْمَعْ بَيْنِي وَاحِدٌ يَوْمَئِذٍ فِي الْاِسْلَامِ غَيْرَ رَسُولِ اللّٰهِ [ص] وَ خَدِيجَةُ وَ اَنَا ثَالِثُهُمَا اَرَى نُوْرَ الْوَحْيِ وَ الرِّسَالَةِ ، وَ اَشْمُ رِيْحَ التُّبُوَّةِ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَثَّةَ الشَّيْطَانِ حِيْنَ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ؛ يَا رَسُولَ اللّٰهِ [ص] مَا هَذِهِ الرَّثَّةُ ؟ فَقَالَ! (هَذَا الشَّيْطَانُ قَدْ اِيَسَ مِنْ عِبَادَةِ تِهْ اِنَّكَ تَسْمَعُ مَا اَسْمَعُ، وَ تَرَى مَا اَرَى ، اِلَّا اَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ ، وَلَكِنَّكَ لَوْزِيرٌ وَ اِنَّكَ لَعَلَى خَيْرٍ.)) (۱)

میں ہمیشہ ؛ پیغمبرگرامی [ص] کے ساتھ تھا جس طرح ایک بچہ اپنی ماں کے ساتھ ہوتا ہے، پیغمبر [ص] ہر روز اپنے پسندیدہ اخلاق میں سے ایک نمونہ مجھے دکھاتے اور مجھے اپنی اقتدا کا حکم دیتے تھے ، آپ [ص] سال کے کچھ مہینے غار حرا میں بسر کرتے تھے صرف میں ہی ان سے ملاقات کرتا تھا ، اور میرے علاوہ کوئی بھی ان سے نہیں ملتا ان دنوں کسی مسلمان کے گھر میں راہ نہ تھی؛ سوائے خانہ رسول خدا [ص] کے جناب خدیجہ علیہا سلام بھی وہاں ہوتیں اور میں تیسرا شخص ہوتا تھا ، میں نور وحی اور رسالت کو دیکھتا اور بوئے نبوت کو محسوس کرتا تھا۔

* (اونٹنی کا بچہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہے) یہ ایک ضرب المثل ہے ، جب یہ بتانا چاہتے تھے کہ وہ دو لوگ ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں تو ، اس طرح کہتے تھے۔ جب آنحضرت [ص] پر وحی نازل ہو رہی تھی تو میں نے شیطان رجیم کی آہ و زاری کی آواز سنی ، جناب رسول خدا [ص] سے دریافت کیا کہ یہ کس کی آہ و زاری کی آواز ہے ؟ پیغمبرگرامی نے ارشاد فرمایا :

یہ شیطان ہے جو اپنی عبادت سے نا اُمید ہو گیا ہے ، اور ارشاد فرمایا: یا علی - ! جو کچھ میں سنتا ہوں آپ سنتے ہیں اور جو کچھ میں دیکھتا ہوں آپ دیکھتے ہیں لیکن فرق اتنا ہے کہ آپ نبی نہیں بلکہ آپ میرے وزیر ہیں اور راہ خیر پر ہیں (16)

۸ - حدیث ثقلین :

پیغمبر اسلام [ص] غدیر سے بہت پہلے معروف حدیث (ثقلین) میں بھی حضرت علی - اور دوسرے ائمہ معصومین علیہم السلام کی امامت کا واضح اعلان کر چکے تھے ، ارشاد فرمایا: ” اِنِّي تَارِكٌ فَيْكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ عِزَّتِي ” میں تمہارے درمیان ” دو گراں قدر “ چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں؛ ایک کتاب خدا اور دوسری اپنی عترت ۔

- (۱)۔مجمع البيان ج ۷، ص ۲۶۰، و کامل ابن اثیر ج ۲، ص ۶۱، و تفسیر کشاف ج ۳، ص ۳۴۱، و تفسیر کبیر امام فخر رازی ج ۲۴، ص ۱۷۳، و تاریخ دمشق ج ۱، ص ۸۷، و الدر المنثور ج ۵، ص ۹۷، کفاية الطالب ص ۲۰۵،
- (۲)۔مجمع البيان، ج ۷، ص ۲۰۶ / تفسیر المیزان، ج ۱۵، ص ۳۳۵ / تاریخ دمشق ابن عساکر، ج ۱۹، ص ۶۸ المناقب فی ذریۃ اطائب ۔
- (۳)۔حیاتِ محمد [ص]، ڈاکٹر ہیکل ص ۱۰۴ / کامل ابن اثیر، ج ۲، ص ۶۳ کفاية المطالب، ص ۲۵۰ و تاریخ مشق ج ۱، ص ۸۹ / شرح ابن ابی الحديد، ج ۳، ص ۲۱۱۔
- (۴)۔۱۔ معانی الاخبار، ص ۷۴، جابر ابن عبد اللہ اور سعد ابن ابی وقاص سے نقل کیا ہے۔
- ۲۔ مناقب آل ابن طالب ۔، ج ۳، ص ۱۶
- ۳۔ صحیح بخاری، ج ۵، ص ۲۴، (باب مناقب علی)
- ۴۔ صحیح مسلم، ج ۲، ص ۳۶۰، (باب فضائل علی ۔)
- ۵۔ الغدير، ج ۱، ص ۱۹۷، ج ۳، ص ۱۹۹
- ۶۔ کتاب احقاق الحق، ج ۲۱، ص ۲۶ و ۲۷
- ۷۔ الغدير، ج ۱، ص ۱۹۷، ج ۳، ص ۱۹
- ۸۔ اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابیطالب ۔ : شمس الدين ابوالخير جزری
- ۹۔ الضوء اللامع، ج ۹، ص ۲۵۶
- ۱۰۔ البدر الطالع، ج ۲، ص ۲۹۷
- (۵) سورہ اعراف/۱۲۲
- (۶)۔ لغت میں ہے کہ (اليعسوب ؛ الرئيس الكبير ، يقال هو يعسوب قوم) اصل میں شہد کی مکھیوں کے امیر اور نر کو (يعسوب) کہتے ہیں، جیسا کہ اہل لغت کہتے ہیں (اليعسوب ؛ ذَكَرُ النَّحْلِ واميرها) ۔
- (۷)۔ بحار الانوار، ج ۳۸، ص ۱۲۶ تا ۱۶۶ تقریباً ۱۰/روایتیں شیعہ اور سنی سے اس سلسلے میں نقل ہوئی ہیں ۔
- (۸)۔ شرح ابن ابی الحديد، ج ۱۹، ص ۲۲۲ حکمت ۳۲۲ کے ذیل میں
- (۹)۔ شرح ابن ابی الحديد، ج ۱۲، ص ۱۲ : مقدمہ کنز العمال، حاشیہ مسند احمد
- (۱۰)۔ تلخیص مستدرک، ج ۳، ص ۱۳۲ : ذہبی مسند حنبل، ج ۳۱، ص ۳۳۱ : احمد ابن حنبل
- ۳۔ صحیح ترمذی، ج ۵، ص ۶۳۲ (باب مناقب علی بن ابی طالب ۔) : ترمذی
- ۲۔ کنز العمال حاشیہ مسند احمد
- ۵۔ الغدير، ج ۳، ص ۲۱۵ تا ۲۱۷ : علامہ امینیؒ
- ۶۔ مناقب ابن شہر آشوب، ج ۳، ص ۵۲ تا ۲۶
- ۷۔ مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۳۴
- (۱۱)۔ مستدرک صحیحین، ج ۳، ص ۱۳۶ و صحیح بخاری، مختصر کنز العمال حاشیہ مسند احمد، ص ۳۲ و
- المراجعات، ص ۱۵۰
- (۱۲)۔ ارشادِ شیخ مفیدؒ، ص ۲۰ : شیخ مفیدؒ و بحار الانوار، ج ۳۷، ص ۲۹۰ تا ۳۲۰ : علامہ مجلسیؒ، الغدير ج ۸، ص ۸۷، ج ۶، ص ۸۰ : علامہ امینیؒ و حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۶۳ : ابو نعیم

(13)۔ تفسیر عیاشی ، ج ۱، ص ۲۸۶ (سورہ نساء کی آیت ۱۱۷/ کے ذیل میں)

(14)۔ بحار الانوار ، ج ۳۷، ص ۳۱۸

(15)۔ خطبہ ، ۱۹۲ / ۱۱۹ ، نہج البلاغہ

(16)۔ اس خطبے کے اسناد و مدارک اور (معجم المفہرس) مؤلف درج ذیل ہے :

۱۔ کتاب الیقین ، ص ۱۹۶ : سیّد ابن طاووس (متوفی ۶۶۴ ہ)

۲۔ فروع کافی ، ج ۴، ص ۱۹۸ و ۱۶۸ / ج ۱، ص ۲۱۹ : مرحوم کلینیؒ (متوفی ۳۲۸ ہ)

۳۔ من لا یحضرہ الفقیہ ، ج ۱، ص ۱۵۲ : شیخ صدوقؒ (متوفی ۳۸۰ ہ)

۴۔ ربیع البرار ، ج ۱، ص ۱۱۳ : زمخشری (متوفی ۵۳۸ ہ)

۵۔ اعلام النبوة ، ص ۹۷ : ماوردی (متوفی ۴۵۰ ہ)

۶۔ بحار الانوار ، ج ۱۳، ص ۱۴۱ / ج ۶، ص ۲۱۴ : مرحوم مجلسیؒ (متوفی ۱۱۱۰ ہ)

۷۔ منهاج البراعة ، ج ۲، ص ۲۰۶ : ابن راوندی (متوفی ۵۷۳ ہ)

۸۔ نسخہ خطی نہج البلاغہ ، ص ۱۸۰ : لکھی گئی ۲۲۱ ہ

۹۔ نسخہ خطی نہج البلاغہ ، ص ۲۱۶ : ابن مؤدّب : لکھی گئی ۴۹۹ ہ

۱۰۔ دلائل النبوة : بیہقی (متوفی ۵۶۹ ہ)

۱۱۔ کتاب السیرة و المغازی : ابن یسار

۱۲۔ کتاب خصال ، ج ۱، ص ۱۶۳ حدیث ۱۷۱ / ص ۶۵۵ و ۵۰۰ : شیخ صدوقؒ (متوفی ۳۸۰ ہ)

۱۳۔ غرر الحکم ، ج ۱، ص ۲۹۴ / ج ۲، ص ۱۱۰ : مرحوم آمدیؒ (متوفی ۵۸۸ ہ)

۱۴۔ بحار الانوار ، ج ۶۳، ص ۲۱۴ / ج ۱۱۳، ص ۱۴۱ : مرحوم مجلسیؒ (متوفی ۱۱۱۰ ہ)

۱۵۔ بحار الانوار ، ج ۱۴، ص ۴۷۷ : مرحوم مجلسیؒ (متوفی ۱۱۱۰ ہ)

۱۶۔ غرر الحکم ، ج ۴، ص ۴۳۵ / ۴۷۷ / ۴۳۸ : مرحوم آمدیؒ مرحوم مجلسیؒ (متوفی ۵۸۸ ہ)

۱۷۔ غرر الحکم ، ج ۳، ص ۲۰ / ۳۷۳ / ۳۱۱ / ۳۰۰ / ۳۹ : مرحوم آمدیؒ مرحوم مجلسیؒ (متوفی ۵۸۸ ہ)

۱۸۔ غرر الحکم ، ج ۶، ص ۲۷۶ / ۴۳۱ / ۲۷۹ : مرحوم آمدیؒ مرحوم مجلسیؒ (متوفی ۵۸۸ ہ)

۱۹۔ غرر الحکم ، ج ۲، ص ۳۴۲ / ۲۶۲ : مرحوم آمدیؒ مرحوم مجلسیؒ (متوفی ۵۸۸ ہ)

۲۰۔ غرر الحکم ، ج ۵، ص ۱۱۹ / ۱۵۶ : مرحوم آمدیؒ مرحوم مجلسیؒ (متوفی ۵۸۸ ہ)

۲۱۔ ارشاد ، ج ۱، ص ۳۱۵ : شیخ مفیدؒ (متوفی ۴۱۳ ہ)

۲۲۔ احتجاج ، ج ۱، ص ۱۴۱ : مرحوم طبرسیؒ (متوفی ۵۸۸ ہ)

(۱)۔ حدیث ثقلین کے اسناد و مدارک :

۱۔ بحار الانوار ، ج ۲۲، ص ۴۷۲ : علامہ مجلسیؒ (متوفی ۱۱۱۰ ہ)

۲۔ کتاب مجالس : شیخ مفیدؒ (متوفی ۴۱۳ ہ)

۳۔ صحیح ترمذی ، ج ۵، ص ۳۲۸ / ج ۱۳، ص ۱۹۹ : محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ ہ)

۴۔ نظم در السمطین ، ص ۲۳۲ : زرنندی حنفی

۵۔ ینابیع المؤدّة ، ص ۴۵ / ۳۳ : قندوزی حنفی

۶۔ کنز العمال ، ج ۱، ص ۱۵۳ : متقی ہندی

۷۔ تفسیر ابن کثیر ، ج ۴، ص ۱۱۳ : اسماعیل بن عمر (متوفی ۷۷۴ ہ)

- ٨- مصابيح السنّة ، ج ١ ، ص ٢٠٦ / ج ٢ ، ص ٢٧٩
- ٩- جامع الاصول ، ج ١ ، ص ١٨٤ : ابن اثير (متوفى ٦٠٦ هـ)
- ١٠- معجم الكبير ، ص ١٣٤ : طبرانى (متوفى ٣٦٠ هـ)
- ١١- فتح الكبير ، ج ١ ، ص ٥٠٣ / ج ٣ ص ٣٨٥
- ١٢- عباة الانوار ، ج ١ ، ص ٩٢/١١٢/١١٢/١٥١ : ١٣- احقاق الحق ، ج ٩ : علامه قاضى نورالله شوشترى
- ١٤- ارجح المطالب ، ص ٣٣٦ :
- ١٥- رفع اللبس و الشبهات ، ص ١١/١٥ : ادريسي
- ١٦- الدر المنثور ، ج ٢ ، ص ٤/٣٠٦ : سيوطى (متوفى ٩١١ هـ)
- ١٧- ذخائر العقبى ، ص ١٦ : محب الدين طبرى (متوفى ٦٩٢ هـ)
- ١٨- صواعق المحرقة ، ص ١٢٤/٢٢٦ : ابن حجر (متوفى ٨٥٢ هـ)
- ١٩- اسد الغابة ، ج ٢ ، ص ١٢ : ابن اثير شافعى (متوفى ٦٣٠ هـ)
- ٢٠- تفسير الخازن ، ج ١ ، ص ٢ : ٢١ - الجمع بين الصحاح (نسخه خطى)
- ٢٢- علم الكتاب ، ص ٢٦٢ : سيّد خواجه حنفى
- ٢٣- مشكاة المصابيح ، ج ٣ ، ص ٢٥٨ :
- ٢٤- تيسير الوصول ، ج ١ ، ص ١٦ : ابن الديبع
- ٢٥- مجمع الزوائد ، ج ٩ ، ص ١٦٢ : بيثمى (متوفى ٨٠٤ هـ)
- ٢٦- جامع الصغير ، ج ١ ، ص ٣٥٣ : سيوطى (متوفى ٩١١ هـ)
- ٢٧- مفتاح النّجاة ، ص ٩ (نسخه خطى)
- ٢٨- مناقب على بن ابي طالب - ، ص ٢٣٤/٢٨١ : ابن المغازلى
- ٢٩- فرائد السمطين ، ج ٢ ، ص ١٢٣ : حموينى (متوفى ٤٢٢ هـ)
- ٣٠- مقتل الحسين - ، ج ١ ، ص ١٠٢ : خوارزمى (متوفى ٩٩٣ هـ)
- ٣١- طبقات الكبرى ، ج ٢ ، ص ١٩٢ : ابن سعد (متوفى ٢٣٠ هـ)
- ٣٢- خصائص امير المؤمنين - ، ص ٢١ : نسائى (متوفى ٣٠٣ هـ)
- ٣٣- مسند احمد ، ج ٥ ، ص ١٢٢/١٨٢ : احمد بن حنبل (متوفى ٢٤١ هـ)
- ٣٤- الغدير ، ج ١ ، ص ٣٠ : علامه امينى